ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

قادیان

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | R. N. O. L. | بنوش جرعہ وصلش ز جام نورالدین

جلد ۱۳ ۔ ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء ۔ ۱۶ ساون سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات ۔ نمبر

ضعیف مردہ دلی گر بقادیاں در آ | اسسٹنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب | کہ ہست محی موتیٰ کلام نورالدین

ایک عظیم الشان نشان

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں پر یہ کہتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں میں اُنسے یہ سوال کیا کرتا ہوں کہ اگر پوری ہو جاتی تو کیا ہوتا۔ کیا تم اُسکو قبول کر لیتے اور حضرت مرزا صاحب کو مان لیتے؟ کیونکہ جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیں کہ سائل میں سچائی کے قبول کرنے کی استعداد موجود ہے اُس کے سامنے دلائل بیان کرنا گویا اندھے کو چاند کی روشنی دکھلانے کی کوشش کرنا ہے۔ اگر سائل میں یہ مادہ موجود ہے کہ وہ کسی پیشگوئی کو سچا ہوتا ہوا پاکر ضرور قبول کر لیتا ہے۔ تو ہم بہت سی پیشگوئیاں جنکو دوست دشمن مان گئے ہیں کہ پوری ہوگئیں بلکہ سائل بھی ان کا قائل ہے پیش کرتے ہیں اُن کو حق پاکر سائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لے پھر جو نبوت اُس کے خیال میں پوری نہیں ہوئی اُس کا پُورا ہونا بھی ہم بدلائل دکھا دینگے کیونکہ پیش گوئیوں کے متعلق سوال کرنیکا حق اُس کو حاصل ہے جو پیشگوئیوں سے فائدہ اُٹھانے کی عادت رکھتا ہے اور جو بدقسمت صدہا پیشگوئیاں پوری ہوتی ہوئی دیکھ چکا ہے اور اُسنے صداقت کو قبول نہیں کیا تو اُس کے واسطے بھی جواب کافی ہے۔ کہ تمھارے لئے کسی پیشگوئی کا پُورا ہونا یا نہونا برابر ہے۔ اگر پوری ہو تب بھی تم منکر اگر نہو تب بھی تم منکر۔ جس نے بہرحال منکر ہی رہنا ہے اُسے کیا حق حاصل ہے کہ وہ کسی پیشگوئی کے پورا نہونے پر سوال کرے سواءٌ علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون (پارہ اول رکوع اول)

ایسے ہی ضدی منکرین کی شناخت کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک تازہ نشان اب دکھایا ہے۔ ترکوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا پہلا حصہ تو پُورا ہو چکا تھا کہ وہ مغلوب ہوئے اب دوسرا حصہ بھی پورا ہُوا کہ وہ غالب ہوئے۔ ایڈریانوپل پر قبضہ کرلیا یہ ایک ایسی بات ہے کہ یورپ کا کوئی مدبر تو کیا کہہ سکتا ہے خود ترکوں کے بھی خواب وخیال میں نہ تھا کہ وہ پھر بلقانی ریاستوں پر غالب آجائینگے۔ عین جنگ کے زمانہ میں جب کہ ترک شکست پر شکست کھا رہے تھے اس پیشگوئی کو ہمارے اخباروں اور رسالوں میں دوبارہ کثرت سے شائع کیا گیا۔ لاہور سے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے اس مضمون پر ایک جدا ٹریکٹ شائع کیا اور خدا ناصر ہو خواجہ کمال الدین کا جس نے تمام یورپ میں اس نبوت کو شائع کیا اور ترکوں کے واسطے بالخصوص ترکی زبان میں چھاپ کر شائع کیا۔ اس جنگ کا ظاہری سبب کچھ ہی ہو مگر دراصل باطن میں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی صداقت کو مسلمانوں پر بخوبی ظاہر کرنے کے واسطے اور اس قوم پر گویا ایک آخری حجت قائم کرنے کے واسطے یہ ایک عظیم الشان نشان دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو جائیگا کہ پیشگوئی کی صداقت کو قبول کرنیکا کوئی مادہ کس کس میں باقی رہگیا ہے۔ اور کون بالکل ختم اللہ علیٰ قلوبھم کا مصداق ہوکر عذاب عظیم کا منتظر ہو رہا ہے۔

پیارے مسلمانو! ضد کو چھوڑو اور تعصب سے باز آؤ اپنوں کو بیگانہ نہ جانو اور خدا کے کاموں کی قدر کرو۔ جس چیز کو تمھارا چندہ۔ مال۔ تلوار۔ جتھا اور جماعت حاصل نہ کرسکی وہ محض خدا کے فضل سے ہوئی کیوں اس واسطے کہ اُس قدوس کا جلال ظاہر ہو کیا مرزا صاحب عالم الغیب تھے جو اُنھوں نے اتنی مدت پہلے ترکوں کے مغلوب اور غالب ہونے کی خبر دی۔ ہاں وہ عالم الغیب نہ تھے۔ مگر عالم الغیب سے غیب کی خبر پانے والے تھے۔

خدا کی باتوں کو پُورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان لاؤ تاکہ تمہاری عزت دُنیا میں پھر قائم ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

مبارک ماہ رمضان

اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاشقانہ عبادت کا مہینہ مومنین مخلصین کے واسطے بہت قریب آ رہا ہے۔ غالبًا آئندہ ہفتہ کو پہلا روزہ ہوگا۔ عبادت رمضان کے قواعد اخبار میں کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔ اوقات سحری وغیرہ اسی اخبار میں درج کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ اوقات قادیان کے ہیں۔ مشرق و مغرب کی سمت میں رہنے والے احباب اپنے فاصلے کے مطابق اس پر چند منٹ گھٹا بڑھا لیں۔ شمال و جنوب میں فرق نہیں پڑتا مثل جو وقت یہاں ہے قریبًا وہی وقت اجمیر میں ہوگا۔ لیکن کانپور و پشاور کے اوقات میں فرق پڑ جائیگا اور خیال رکھنا چاہئے کہ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں۔

یہودی بھی روزے رکھتے تھے عیسائی بھی پہلی صدیوں میں تو سب روزے رکھتے تھے اور رومن کیتھالک اب بھی کچھ روزے رکھتے ہیں۔ کتاب تعلیم حوارین میں صاف حکم ہے کہ ہر بدھ اور جمعہ کے دن روزہ رکھو دیکھو انسائیکلو پیڈیا بطانیہ صفحہ ۲۰۲ جلد ۳ دہم ایڈیشن۔ مگر فرقہ نوافشاں کے عیسائی نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں یسوع نے ختنہ کرایا ہمیں ضرورت نہیں۔ یسوع نے روزے رکھے پھر ہمیں اب ضرورت نہیں کاش اس پر ایک فقرہ اور بھی بڑھایا جاتا کہ یسوع نے روٹی کھائی اب ہمیں ضرورت نہیں۔

غرض کہ روزوں کی عبادت کم و بیش ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں رائج ہے۔ لیکن سب سے عمدہ اور اعلیٰ اور افضل طریق وہی ہے جو اسلام نے سکھلایا ہے جو شخص اللہ کے واسطے بارہ ماہ میں سے ایک ماہ اپنے نفس پر قابو پانے کی ریاضت کریگا اس کے باقی گیارہ ماہ بھی اسی ثواب میں شمار ہونگے۔

اس زمانہ میں سب لوگوں کو یورپ کی آواز بہت پسند اور صحیح معلوم ہوتی ہے اس لئے اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اب یورپ کے بعض بڑے بڑے لائق ڈاکٹروں نے ایسے شفاخانے بنائے ہیں جہاں تمام بیماریوں کے علاج صرف روزوں کے ذریعہ سے کئے جاتے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ روزہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے جس سے بدن کا ہر ایک زہر دفع ہو جاتا ہے اور تمام بیماریاں رفتہ رفتہ زائل ہو جاتی ہیں اس کے متعلق چند کتابیں بھی ہمارے پاس آئی ہیں۔

چاہئے کہ ہمارے بھائیوں کے روزے رسم و رواج کے طریق پر نہ ہوں بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ہوں۔ ہر شخص روزوں میں اپنی حالت کی خاص اصلاح کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی بدیوں کے چھوڑنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی عادت ڈالے ہر ایک جھگڑے اور فساد سے بچتا رہے اتقوا اللہ یا عباد اللہ فی اقامۃ حدود اللہ

رمضان شریف میں قادیان میں درس قرآن کا کیا لطف ہوتا ہے اسکو ہم سال گذشتہ کے ماہ رمضان کے ایک اخبار بدر سے نقل کرتے ہیں:-

"آجکل بسبب رمضان شریف تمام درسوں کے عوض میں صرف ایک قرآن شریف کا درس ہوتا ہے۔ درس کیا ہے رحمت الٰہیہ کی ایک بارش ہے قرآن شریف کا ایک پارہ روزانہ پڑھا جاتا ہے ترجمہ کیا جاتا ہے اور اس کی تفسیر سنائی جاتی ہے سوال کرنے والوں کے سوالوں کے جواب دیئے جاتے ہیں نکات معرفت کا ایک دریا بہایا جاتا ہے جس درد دل سے حضرت صاحب قرآن شریف سناتے اور پڑھاتے ہیں اور بار بار تاکید کرتے ہیں کہ میرا پڑھانا اور سنانا اسواسطے نہیں کہ تم پڑھ لو اور سن لو اور نوٹ کر لو اور معنی تحریر کر لو بلکہ اسواسطے ہے کہ تم اس پر عمل کرو تمہاری زندگی کی روش تمہارے اس علم کا نمونہ ہو یہ باتیں دلوں میں تاثیر کرنے والی ہوتی ہیں پھر ساتھ ساتھ حضرت کی دعائیں اللہ اکبر قادیان کا رمضان اپنی برکتوں اور رحمتوں میں دوسرے شہروں کے رمضانوں پر ایک فوقیت رکھتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جن کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق ملی۔"

کتاب الصیام

مولفہ قاضی اکمل صاحب روزوں کے متعلق تمام ضروری احکام اس کتاب میں جمع کر دئے گئے ہیں ماہ رمضان سے قبل ایک بار اس کتاب کو پڑھ لینا انشاءاللہ بہت مفید ہوگا۔ قیمت فی نسخہ ایک آنہ محصولڈاک۔ چار نسخے اکھٹے منگوائے جائیں تو محصولڈاک معاف

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور اہلبیت مسیح موعود میں ہر طرح سے عافیت ہے۔ دو پیارے بھائی مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب لاہوری نومسلم اور عزیز سید ولی اللہ شاہ صاحب پسر ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب علوم عربیہ کے حصول کیواسطے مصر تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت قاضی اکمل صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ مبارک ہو صحت و سلامتی کے ساتھ نیک لمبی زندگی عطا ہو اور خدمات دین میں اپنے والدین کا وارث ہو۔ حاجی اور برادران شیخ غلام حسن و شیخ رحیم بخش صاحب گوجرانوالہ جلسہ اسلامیہ میں شامل ہوکر اور وعظ کرکے واپس قادیان آگئے۔ گذشتہ اتوار کو معہ معتمدین صدر انجمن ہو لاہور شیخ رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر صاحبان تشریف لائے تھے۔

رمضان المبارک میں اوقات

دن	رمضان المبارک	مطابق انگریزی	قادیان میں: طلوع صبح صادق — گھنٹہ	طلوع صبح صادق — منٹ	غروب آفتاب — گھنٹہ	غروب آفتاب — منٹ
پیر	۱	اگست ۴	۴	۲۹	۷	۶
منگل	۲	۵	۴	۳۰	۷	۵
بدھ	۳	۶	۴	۳۰	۷	۵
جمعرات	۴	۷	۴	۳۰	۷	۵
جمعہ	۵	۸	۴	۳۱	۷	۴
ہفتہ	۶	۹	۴	۳۱	۷	۴
اتوار	۷	۱۰	۴	۳۱	۷	۴
پیر	۸	۱۱	۴	۳۲	۷	۳
منگل	۹	۱۲	۴	۳۲	۷	۳
بدھ	۱۰	۱۳	۴	۳۳	۷	۲
جمعرات	۱۱	۱۴	۴	۳۳	۷	۲
جمعہ	۱۲	۱۵	۴	۳۴	۷	۱
ہفتہ	۱۳	۱۶	۴	۳۵	۶	۵۹
اتوار	۱۴	۱۷	۴	۳۶	۶	۵۸
پیر	۱۵	۱۸	۴	۳۶	۶	۵۸
منگل	۱۶	۱۹	۴	۳۷	۶	۵۷
بدھ	۱۷	۲۰	۴	۳۸	۶	۵۶
جمعرات	۱۸	۲۱	۴	۳۸	۶	۵۶
جمعہ	۱۹	۲۲	۴	۳۹	۶	۵۵
ہفتہ	۲۰	۲۳	۴	۴۰	۶	۵۴
اتوار	۲۱	۲۴	۴	۴۱	۶	۵۳
پیر	۲۲	۲۵	۴	۴۱	۱	۵۳
منگل	۲۳	۲۶	۴	۴۲	۶	۵۳
بدھ	۲۴	۲۷	۴	۴۳	۶	۵۲
جمعرات	۲۵	۲۸	۴	۴۴	۶	۵۱
جمعہ	۲۶	۲۹	۴	۴۵	۶	۵۰
ہفتہ	۲۷	۳۰	۴	۴۶	۶	۴۹
اتوار	۲۸	۳۱	۴	۴۷	۶	۴۸
پیر	۲۹	یکم ستمبر	۴	۴۸	۶	۴۷
منگل	۳۰	۲ ستمبر	۴	۴۹	۶	۴۶

یہ وقت ریلوے ٹائم سے ہے

کلامِ امیر

دیدارِ رسول کا شوق

ایک شخص نے عرض کی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا بہت [illegible] ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا آپ درود شریف بہت پڑھا کریں۔

توکل

فرمایا کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب جبکہ حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہوئے تو اُس [illegible] میں تین روز گذر گئے لیکن کسی نے اُن کو کھانا نہ دیا۔ وہ [illegible] انتظار میں بھوکے رہے۔ لیکن نہ مانگا۔ تیسرے روز رات کو جبکہ سب [illegible] رہے تھے تو ایک شخص نے [illegible] لاکر (یا فرخانی لو) آپ نے اُس کو لیکر بھوک کے مطابق کھایا پھر بھی وہ بہت زیادہ رہی۔ خیال ہوا کہ بقیہ رکھ چھوڑیں لیکن معاً دل میں گذرا کہ خدا [illegible] درازق ہے پھر آئندہ کی اس قدر کیوں فکر۔ لہذا آپ اسے لیکر مسجد کے باہر نکلے دیکھا کہ ایک فقیر سوال کر رہا ہے۔ آپ نے بلا تأمل اُسے دیدیا۔ جب سو رہے تو الہام ہوا کہ ہم نے تمہارا امتحان کیا تھا ایک تو بھوکے رکھکر دوسرے روٹی دیکر۔ لیکن تم پاس ہو گئے اب ہم [illegible] تک تمہیں بھوکا نہ رکھینگے جب صبح ہوئی تو ناگہاں سب کو خیال ہوا کہ ہم نے تین روز سے حضرت کو کھاتے نہیں دیکھا۔ لنگر خانہ سے آخر کسی نے آپ کو کھانا کھلایا بھی ہے یا نہیں۔ [illegible] پھر آپ سے ہی سبھوں نے دریافت کیا اور معلوم ہونے پر سب نے معذرت [illegible] کی۔ لیکن [illegible] جیسے [illegible] آپ سے اپنی غفلت کی معافی چاہتے [illegible] آپ دیتے [illegible] بہت ہنستے جاتے تھے۔ فرمایا [illegible] خدا [illegible] ہوتے [illegible] اعلیحضرت خلیفۃ المسیح کو بھی اس سلسلہ میں [illegible]

کتب حدیث

[illegible] ہوا کہ حدیث میں کونسی کتابیں پیش [illegible]۔ فرمایا [illegible] عمدۃ الاحکام مشکوٰۃ [illegible] مطالعہ رہیں۔

ظالم سے کیونکر بچ سکتے ہیں

[illegible] صاحب نے [illegible] اپنا مقدمہ اور اُس کی پریشانی اور [illegible] حاکم کا ظلم [illegible] فرمایا کہ ایک دفعہ کسی صاحب کو بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ جب [illegible] مجھسے مشورہ کیلئے پوچھا تو میں نے کہا کہ پہلے تم خوب خوب توبہ کرلو۔ جب اُنھوں نے توبہ کرلی تو اتفاقاً وہ ظالم حاکم اُن کی پیشی سے پہلے ہی چلا گیا

معیارِ صداقت

فرمایا معیار صداقت فضل الٰہی ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں جسپر فضل ہوا حق کو پالیا۔ اگر حقیقت میں کوئی معیار ظاہر ہوتا تو پھر سب ہی حق کو شناخت کر لیتے۔

بچاؤ

فرمایا پُل صراط سے بچنے کے لئے لا الہ الا اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں

تحصیل علم

ایک امیر کے لڑکے کا واقعہ بیان فرمایا جو آپ اور وہ ایک مولوی کے پاس پڑھا کرتے تھے کہ وہ لڑکا ایک ایک صفحہ صرف میر کا ۶ بجے صبح سے شام کے ۶ بجے تک بڑے غور و فکر اور تحقیق سے پڑھا کرتا۔ آپ نے تو ایک ہی روز میں بہ تنگ آکر چھوڑ دیا اور اُستاد صاحب سے کہا کہ اسطرح تو تحصیل کے لئے عمر نوح چاہیئے۔ مولوی صاحب نے بھی کہا کہ واقعی میرا بھی دم ناک میں ہے لڑکے کی طبیعت میں شک بہت ہے۔ ذری ذری بات پر بیسیوں سوالات کے جوابات مجھے دینے پڑتے ہیں۔ میں بھی قریب میں جواب دینے والا ہوں۔ فرمایا کہ میں جبکہ عرب سے علم تحصیل کر کر آیا تو وہ فصول اکبری پڑھ رہے تھے۔ ایک روز میرے پاس آئے اور کہا کہ میں پڑھنے آیا ہوں لیکن پہلے میں کچھ دن آپکو آزماؤنگا۔ پس ایک سال ایسا ہی گذرا پھر ایک روز کہنے لگے کہ میں نے دعا کی ہے کہ آپ کو لڑکا ہو جبکہ آپ اپنے لڑکے کو پڑھائینگے تو میں بھی اُس کے ساتھ پڑھونگا بالآخر چند دنوں بعد اُن کا انتقال ہوگیا۔

تثلیث کچھ عیسائیوں میں نئی

نہیں ہے بلکہ تثلیث کا رسم و رواج مجوسیوں میں بت پرستی سے متخرج ہوا تھا پھر اس مسئلہ کو زردشت نے دلائل فنی سے مبرہن کیا اور اُسکی جماعت اس بات پر متفق ہوگئی کہ اہرمن اور یزداں اور مزد تینوں ملکر ایک خدا ہیں اور یہ عالم میں تثلیث کا پہلا شجر (جھگڑا) ہوا۔ پھر جب ہندوستان سے سری ویاس جی مہاراج بانی وید زردشت سے ملاقات کی تمنا پر تشریف لیگئے تو علاوہ آتش پرستی۔ سورج پرستی اور آواگون (تناسخ) کے تثلیث کا مسئلہ بھی اپنے پیروان کے لئے ہندوستان میں لیتے آئے۔ چنانچہ زردشتی تعلیم پر ہندوؤں نے بھی تین عدد خدا تسلیم و یقین کر لئے۔ برہما، شیو، وشن تینوں اقنوم ملکر ایک خدا ہوئے اور یہ دوسرا تثلیث کا پودا نصب ہوا زاں بعد جولیس قیصر کہتا ہے کہ یورپ میں تثلیث کا مسئلہ مجسد (مصر) سے پہنچا اور اس مسئلہ کو آریوس نے اور مانند کیا۔ اسکندر آفندی (دیکھو لب تواریخ) کہتا ہے کہ زمانہ آریوس میں بھی قیصر فلادیوس اور بطریق انطاکیہ اور یونس اشمیصانی موحد تھے۔ چونکہ قسطنطین اول نے اس مسئلہ کو آویزہ گوش بنالیا تھا اسواسطے آریوس کی تثلیث کو اور شہرت ہوگئی تھی آخر سنہ جلوس کے بیسویں سال بطریق اسکندریہ میں آریوس اور الکساندر موحد سے نہایت قوی پیمانہ پر بحکم شاہی مباحثہ منعقد ہوا لیکن آریوس اپنی تثلیث کو کسی نوع پر بھی ثابت نہ کرسکا۔ اس مباحثہ کے انجام پر قسطنطین اول نے الکساندر کو نہایت تحسین کی اس جانکاہ حادثہ کو دیکھ کر آریوس کا ہمخیال یا شاگرد اوسیانوس نامے بہت برہم ہوا اور یادمیانوس موحد سے مباحثہ پر طیار ہوا اس مباحثہ کا انجام بھی وہی آریوس کا آغاز ہوا اور یہ بیانوس اپنی تثلیث کو ثابت نہ کرسکا اس مباحثہ کا اثر قسطنطین اول پر بہت پڑا اور وہ اس عقیدہ سے دست بردار ہوکر اپنے فرمان شاہی سے آریوس کے کافر ہونیکا اعلان عام کیا اسپر کیریوس نے قسطنطین اول کو لکھا کہ توحید کے خیال سے باز آ قسطنطین اول اس تحریر کے دباؤ سے دنیوی مصلحت پر تثلیث کو پھر ماننے لگا اب اگر تمام جہان کے پادری باہم ملکر مسیح کی الوہیت ثابت کرنا چاہیں تو وہ تمام براہین زردشتی تثلیث کے حق میں مفید ہونگے کیونکہ وہ تثلیث کا مدعی اول ہے۔ قطع نظر یا ہندوؤں کی تثلیث کی تقویت پر دال ہونگے۔ ہاں وہ تمام براہین پیش کردہ یسوع ناصری پر اُس حالت میں منطبق ہونگے کہ جب پادری صاحبان اول اور دوم تثلیث کو کسی برہان قاطع سے قطع کرتے ہوئے مسیح کی تثلیث پر کوئی خاص مابہ الامتیاز ثابت کریں نفس بلاریب ہوکی بائبل میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہے کہ مسیح خدا یا خدا کا فرزند صلبی ہے۔ اگر کوئی آیت ہے تو یسوعی مجموعی ہمارے آگے پیش کریں۔ ورنہ ہم نے جہاں تک بائبل کو پڑھا ہے اُسپر تو مسیح بحد غایت انسان ہی معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو میں ایک ایسی آیت پیش کرتا ہوں جس کے سننے کے بعد تثلیث کی اسپرٹ کا گیس ایک محقق کے دل میں باقی نہ رہیگا اور وہ یہ کہ یوحنا ۲۰ باب ۱۷ درس میں اُن تمام الکسو بیس حواریوں و دیگر حاضرین موقع کے افرادوں سے فرماتے ہیں کہ "میں اوپر اپنے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس جاتا ہوں۔ ناظرین یہاں کے باپ کے لفظ نے صاف صاف فیصلہ کر دیا کہ جس لفظ کلام سے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے وہ لفظ عام ہے پس جسطرح مسیح خدا کی اولاد پکارے جانیکا مستحق ہوئے اُسیطرح وہ سب بھی جنکو مسیح مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ تمہارے باپ کے پاس الخ خدا کے بیٹے کہے جانے کے مستحق ہیں اب بتاؤ کہ مسیح میں اور اُن افرادوں میں جنکو مسیح نے مخاطب کیا ہے فی ذاتہ کونسا مابہ الامتیاز حاصل ہے۔

(مرزا کبیر الدین احمد)

نغمۂ اکمل

اذاں سنتا ہوں میں ہر روز ناقوس برہمن سے
مہک پھولوں کی آتی ہے مجھے ہر خار گلشن سے

کہاں کا ابن۔ کیسا باپ۔ یہ اقنوم کیا معنے
میں واللہ کچھ نہ سمجھا پادری صاحب کے سرمن سے

صلوٰۃ وصوم سے مانع۔ زکوٰۃ وحج کی دشمن ہے
نہایت تنگ آیا ہوں تمہاری سوسائیٹی سے

وہ دل پتھر کا رکھتے ہیں کلیجہ ہم بھی پتھر کا
چلو ٹکرا کے دیکھیں آج اس آہن کو آہن سے

محرم کی مجالس منعقد کرنے سے کیا حاصل
کہ بنتا کچھ نہیں فریاد وزاری آہ وشیون سے

بتاؤں قادیاں دارالاماں کی خوبیاں کیا کیا
صدا آتی ہے الا اللہ کی ہر کوچہ و برزن سے

کئی بار آچکا ہے جی میں لیکن ہو نہیں سکتا
کسی دن جا کے امروہہ میں ملئے [illegible] سے

محب اہل بیت و مخلص ماموریز دانی
بڑی سرکار سے وابستہ ہوں [illegible] سے

جوانی میں نہایت پارسا محمود احمد ہیں
اگر شک ہو شہادت آسکے [illegible] سے

خدا کے پاک نبیوں سے نقار بغض رکھتا ہے
دیانندی کو میں اچھا نہیں کہتا [illegible] سے

عرب کے والد وشیدا سے ہندی بولنا مشکل
مجھے مسواک ہی اچھی ہے لالہ جی کی داتن سے

یہ سوز فرقت احباب ایسا سوز ہے اکمل
کہ کم ہوتا نہیں سیر مری۔ منصوری [illegible] سے

مریض خستہ جاں اکمل۔ ضعیف قادیاں اکمل
سنبھل جائیگا دم بھر میں ہوا دو گے جو دامن سے

خواجہ صاحب کا خط بلجیم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم (از قلعہ یونی علاقہ [illegible] ملک بلجیم)

بحضور مخدوم ومطاع سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسے گذشتہ عریضہ میں عرض کیا تھا میں کل ہفتہ کے دوپہر یہاں پہنچا یہ جگہ پہاڑی علاقہ ہے ملک بلجیم کی سرحد پر تھوڑے سے فاصلہ پر سرزمین جرمنی شروع ہوجاتی ہے۔ **شہزادی کراجا** جو اس قلعہ کی مالکہ ہے سویڈن کے شاہی خاندان سے ہے۔ یہ ایک بیوہ ہے عمر اس کی ۵۴۔ اور پچاس سال کے درمیان ہے۔ گذشتہ بائیس تیئس سال سے بیوہ ہے۔ تب سے علمی مشاغل میں مصروف ہے۔ اسی کے پاس آیا تھا جیسکہ عرض کیا تھا۔ گو اس کی تصانیف میں بھی اشارات تھے۔ لیکن جب اس سے گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ مدعیہ الہام ہے اور اُن اسرار خفی کو کھولنے پر مامور ہوئی ہے جو اس کے خیال میں انجیل۔ توریت اور قدیم مصری مذاہب میں مضمر تھے۔ اسوقت یہاں یورپ کے بعض گوشوں میں صوفیانہ تو نہیں متصوفانہ خیالات کی ہوا چل رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ بائیبل میں اور تعلیمات مسیح میں ہے وہ بہت حد تک طبائع کو ناپسند ہے۔ اور اب اس کی کھینچ تان کے معنے کئے جاتے ہیں اُس کے ہر ایک **معجزہ** کی روحانی توجیح بزعم خود ہو رہی ہے۔ اور ان امور کے کھولنے پر پرنسس **کاراجا** کا خیال ہے کہ میں مامور ہوں۔

اب جو عجیب اور میرے خیال میں جو ہمارے لئے مفید امر ہے وہ یہ ہے کہ اسپر جو کچھ منکشف ہوا ہے وہ قریب قریب اسلام ہے اور **اسلامک ریویو** کا اثر بھی ہے جو بات میں نے اُس کو اسلام کی سنائی وہ نہایت ہی اُس سے خوش ہوئی اور اُس نے اُس سے اتفاق ظاہر کیا۔ چنانچہ اپنی تحریر میں جو بحوالہ نمبر اسلامک ریویو میں چھپیگی اُس نے **علی الاعلان** تسلیم کیا ہے کہ میں اسلام کے ساتوں اصول کو قبول کرتی ہوں۔ جو بات مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ بہت ذہین طباع اور ایک حد تک سلیم دل کی عورت ہے بہت کچھ کتابیں پڑھی ہیں۔ موجودہ تعلیمات عیسائیت سے بیزار ہے اور امور میں صحیح صحیح نتائج پر آتی ہے۔ جسکو وہ الہامی مانتی ہے۔ پھر اس میں کیا تعارض ہے۔ میں نے اُس کو آج ایک امر سادات پوچھا۔ اور اس کا جواب اُس کے پاس کچھ نہ تھا۔ بجز اس کے کہ اس نے بجواب کہا کہ منشاء پروردگار کو میں نہیں سمجھ سکتی۔

میں نے کہا کہ دیکھو جب مسیح یہاں سے رخصت ہوئے اور یہ تسلیم کر گئے کہ میرے بعد کل تعلیم دینے والا بعد میں روح وراستی کے ساتھ آویگا۔ اور تم خیال کرتی کہ مسیح کے بعد دو صدی تک مذہب قائم رہا پھر وہ امور سربستہ ہو گئے اور پھر سولہ سترہ صدی تک ایک قسم کا فیج اعوج تھا اور اب وہ روح وراستی کا دروازہ کھلنے لگا ہے تو بتلاؤ مسیح کی تیسری صدی سے آجتک کیا خداوند عالم کے اور صفات کا ملہ کام نہیں کرتے رہے۔ وہ ہماری جسمانی پرورش نہیں کرتا رہا تو پھر کون وجہ ہے کہ برابر سولہ سترہ سو برس تک روحانی پرورش بند رہی۔ چاہیے کہ مسیح کے تھوڑے ہی عرصہ بعد فضل کا دروازہ کھل جاوے۔ اور ہم کیوں منتظر اتنی دیر تک رہیں

پھر جب تم نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ وے علوم جواب کھلنے والے ہیں وے کسی اور پر یورپ میں نہیں کھلے تو جب ایک مدعی اِن علوم کا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھپر وہ پیشگوئی مسیح کی پوری ہوئی تم کیوں اُسے قبول نہ کریں۔ اور وہ آج سے تیرہ صد برس پہلے علوم دُنیا کو دے چکا ہے اغلبات تم سے پہلے دوسرے مدعی کے حق میں ہے۔ اب رہا یہ کہ وہ کیا لایا اس کا سہل طریق فیصلہ کر لینے کا یہ ہے کہ جو تم نے علوم بتلائی ہو کہ تم پر کھولے گئے ہیں وہ مجھے ایک ایک کر کے بتلاؤ اگر شرح وبسط کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہوں تو پھر کیوں نہ مانا جاوے کہ وہ علوم آچکے۔ ہاں یورپ بہ سبب تعصب اُس طرف شاید نہ جاویگا اور ممکن ہے وہ باتیں تمہارے ذریعہ سن لیگا یہ بات اُس کو کھا گئی جیسے کہ مینے اُس کے چہرہ سے مطالعہ کیا۔ اور کہنے لگی کہ میں قرآن ضرور پڑھونگی

میرے نزدیک یہاں کے لئے یہ دیانند ثابت ہوگی۔ یعنی یہاں کے بُت اُس کے ہاتھ سے ممکن ہے ٹوٹ جاویں۔ اگرچہ دیانند سے یہ بہت بہتر ہے کیونکہ نبی کریم صلعم کی نہایت عزت وتوقیر کرتی ہے۔ ایک بات جو میں نے اس شہزادی میں دیکھی وہ یہ ہے کہ دل کی بہت وسیع ہے۔ میرے اس کہنے پر اس نے کہا کہ بیشک قرآن مشرق کے لئے تھا لیکن مغرب کے لئے میری ضرورت ہے۔ میں نے کہا کیوں کل دُنیا کے لئے نہ مانا جاوے اور تم کو محض ایک آلہ یورپ کے لئے سمجھ لیا جاوے۔ اسپر وہ قائل ہو گئی۔ پھر اس کے جواب میں اُس نے کہا کہ میں ضرور قرآن پڑھونگی۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے قرآن نہیں پڑھا۔ اُس نے کہا کہ مجھے کوئی اچھا ترجمہ بتلاؤ۔ میں نے کہا کہ ایک ترجمہ ہمارے اہتمام سے طیار ہو رہا ہے اُس نے کہا خدا کے لئے بہت جلد چھپواؤ وہی ترجمہ اس قابل ہے کہ میں پڑھوں دوسرے ترجمے تو شاید تعصب سے خالی نہوں۔ پھر اُس نے مجھے کل اپنی ایک اور مختصر سی تصنیف دی تھی جو ابھی نہیں چھپی۔ جو میں نے آج پڑھی۔ مجھے پڑھ کر سخت حیرت ہوئی وہ کیا ہے ⅞ اسلام گویا کسی صوفی مسلم کی باتیں سُنی ہوئی ہیں

کفارہ کی سخت دشمن لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کی قائل بہشت اور دوزخ کی اسیطرح اور

اور بہشتی مدارجانہ ترقیات اور دوزخ کا محض تطہیر انسان کے لئے بننا وغیرہ وغیرہ کی مدعی ہے - یہ دو امور ہیں جو موجودہ تعلیم مسیحیت کے سخت خلاف ہیں اور قرآن کے ماتحت ہیں اس مسئلہ کی بھی سخت دشمن ہے کہ [illegible] یہاں پر [illegible] ہے وہ کہتی ہے کہ تمھارا لکھنا میں تسلیم کرتی ہوں اور [illegible] تمھارے یہ بیہودہ امور ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ [illegible] کے خون سے ہمارے گناہ دھوئے گئے - بلکہ [illegible] کے تعدد ایک بالکل بیہودہ بات ہے - لیکن [illegible] کو ایک [illegible] انسان اور اسوہ حسنہ [illegible] دور [illegible] عنصر کا [illegible] نشو و نما کا مل [illegible] ہے جو ہر انسان میں موجود ہے - اور [illegible] جب میں نے اور انبیاء کے معصومیت کا ذکر کیا اور یہ بتلایا کہ ہمارے نزدیک سب پیغمبر ایسے عنصر کا نشو و نما یافتہ جوہر اپنے اندر رکھتے تھے تو اُس نے کہا میں اس کو قبول کرتی ہوں لیکن مجھے مسیح سے [illegible] ہے - میں نے کہا اب محمدؐ سے فیض [illegible] کرو - بجواب کہا بہت اچھا اسکو مسیح سے لگاؤ فطرتاً ہے اس لئے اُس کی ترجیح ہے - بلکہ بعض وقت تو یہ بھی گفتگو میں اس نے مانا کہ بعض باتیں یسوع پر بھی نہیں کھلیں لیکن پھر بھی مسیح کے ساتھ غلو ہے - اور اُسے کامل جانتی ہے - میں نے کہا خصوصاً تم کو کیوں اس فضل کا مورد کیا گیا - کہنے لگی اس لئے کہ عورت پر مردوں نے آجتک بہت ظلم کیا حالانکہ وہ [illegible] تھی - اس لئے اب عورت [illegible] - میں نے کہا کہ وہ ظلم جو عورت پر تھا وہ اسلام نے ختم کر دیا اور روحانی ترقیات کے دروازہ عورت پر ویسے ہی اسلام نے کھولدیئے ہیں جیسے مرد پر تو پھر تمھاری ضرورت نہیں - اُس نے تسلیم کیا کہ اُس نے اسلامک ریویو میں میرا مضمون عورت کے متعلق دیکھا ہے اور اُسے از حد پسند ہے -

اُس نے اعتراف کیا کہ اسلامک ریویو کو پڑھ کر نہ صرف اُس کے معلومات میں اضافہ ہوا ہے بلکہ بہت سے خیالات میں تبدیلی ہوئی ہے اور حیران رہجاتی ہے کہ اسلام میں اسقدر بے بہا موتی ہیں اور پھر اسلام پر اس قدر ظلم ہے - میں ضرور اسلام کی حمایت کرونگی مجھے بعض خوبیاں سمجھاؤ - خواجہ کمال الدین مجھے تم سے بہت ہمدردی اور اُنس ہے - تمھارا اور میرا مشن الگ نہیں ایک ہے - تم وہی یورپ میں قائم کرنے آئے ہو - جو میں قائم کرنا چاہتی ہوں - ایک خدا کی وحدانیت مسئلہ کفارہ کو دور کرنا مسیح کی سچی حقیقت بیان کرنا روحانی دروازہ اور الہام ہر ایک کے لئے کھولنا - لیکن میں یورپ کو سمجھتی ہوں - اس لئے مجھے خدا نے چنا - جن باتوں میں خفیف سا اختلاف میرا تمھارا ہے - تم اور میں اُسپر گفتگو ہی نہ کریں - بہتر ہی ہے -

میں نے کہا دیکھو اصل بات یہی ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے تمہیں طیار کیا ہے میں اگر درجہ عیسائیت پر حملہ کروں تو ان لوگوں کو برداشت نہیں اور نیز میں ناواقف بھی ہوں اس لئے خدا نے شرک صاف کرنے کے لئے تم کو مقرر کر دیا ہے -

حضور والا میں نے آپ کا الہام سسند رج والا جو ڈاکٹر اقبال کے خط پر حضور کو ہوا وہ بالکل درست پایا ہے -

آج میں نے اُس جلسہ مذاہب والے پانچوں سوالات کا جواب حضرت مسیح موعود دیا - اور کہا کہ دیکھو جن جن امور کو تم نے نہایت مشکل سے لکھا ہے اور پھر جن کی سند تمھارے پاس بائیبل میں نہیں وہ دیکھو اس جگہ اس کتاب میں کیسی مفصل بحث ہے - اور پھر ان سب امور کی بنیاد قرآن کریم ہے -

میں نے اُس آخر میں کہا کہ دیکھو اس امر پر غور کرو تم نے جو کچھ امور مجھے بتلائے ہیں اور جن کے متعلق تمھارا بیان ہے کہ تم پر منکشف ہوئے ہیں اگر تمھارے کشف والہام کو الگ کیا جاوے اور اس کی سند انجیل اور کلام مسیح سے طلب کی جاوے تو وہاں خاموشی ہے کوئی جواب نہیں تم کہتی ہو کہ زمانہ قائل نہ تھا اس لئے وہ بتلائے نہیں گئے زمانہ اب قائل ہوا ہے اب اگر یہ سارے امور قرآن میں بوجہ اتم پائے جاویں تو پھر بتلاؤ قرآن کو ترجیح ہوئی یا نہیں

اب کل صبح میں یہاں سے رخصت ہونگا - سردست قرار داد یہ ہوا ہے کہ وہ ستمبر میں لندن آویگی وہاں اُس کا ایک عالیشان مکان ہے سات آٹھ ماہ وہاں رہیگی - اُس کا پیری مریدی کا بھی سلسلہ ہے - کثرت سے عورتیں آتی ہیں اور اُن کو یہ بخیال خود اسرار خاصہ کی تعلیم دیتی ہے مجھے اُس نے کہا کہ وہاں چلکر ہم اکٹھے کام کرینگے - اور قرآن بھی پڑھونگی - کیا عجب ہے کہ اس کے مریدیں محمدؐ کے مریدین ہو جاویں میں نے اُسے کہا اور اُس نے بطیب خاطر قبول کیا کہ میں ان اسرار کو قرآن کی روشنی میں اُس سے بیان کروں اور وہ بخوشی قبول کریگی اور اپنے مریدین میں تعلیم کریگی واللہ اعلم بالصواب ہاں ایک اور فائدہ جو اسکو ملکر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ پیرس میں ایک بڑی بھاری مذہبی کانفرنس آج سے دو ہفتہ بعد ہونے والی ہے میرا دل چاہتا تھا کہ شامل ہوں اور مضمون پڑھوں چنانچہ شہزادی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک معرفانہ چٹھی مجھے منتظمان کانفرنس کے نام دیگی اور لکھیگی کہ وہ مجھے موقعہ دیں کہ میں بھی اسلام پر کچھ تقریر کروں اگر خدا کو منظور ہوا تو یہ ایک اچھا موقعہ ہے وہاں کل مغربی دُنیا جمع ہوگی

خدا کرے چودھری فتح محمدؐ اور منشی نور احمد ۲ جولائی کو روانہ ہوگئے ہوں -

کس قدر مشکل ہے جولائی کا پرچہ طیار ہے اور چھپ چکا ہے لیکن چونکہ میں وہاں نہیں روانگی کا کوئی انتظام نہیں

مجھے شہزادی نے چٹھی دی ہے جو فرانسیسی میں اُس نے لکھی ہے اُس کو میں نے پڑھوایا ہے کیونکہ کھلی تھی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسپر اسلام کی کس قدر عزت ہے اور اُس کی نگاہ میں میری بھی بہت توقیر ہے مجھے ذاتی عزت سے غرض نہیں مطلب میرا یہ ہے کہ یہ ملاقات نہایت نتیجہ خیز ہے خدا کرے پیرس میں صورت بنجاوے - انشاء اللہ پیرس میں پرسوں پہنچکر عرض کرونگا ممکن ہے اس خط کے ساتھ ہی لکھ سکوں کہ کیا نتیجہ ہوا ؟ کمال الدین

مرزا صاحب کی نبوّت

مضمون نگار کی پوزیشن

ہوشیار پور کے ایک شخص کے نام عرصہ تک تشحیذ مفت جاتا رہا ہے جب بند ہونے لگا تو اس نے التجا کی کہ میں قلمی امداد حسب منشا دیا کرونگا - تشحیذ جاری رہنے دیں مگر اس کے مدیر مسئول نے جو ایک غیور شخص ہے اس بات کو پسند نہ کیا کہ کوئی غیر احمدی اس کا قلمی معاون ہو - اب غالباً وہی صاحب ہیں کہ ایک اخبار میں جو حضور مغفور کی شان میں گستاخی کرنے کو اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانے کا ایک گر سمجھ کر خوفناک غلطی کا مرتکب ہو چکا ہے مرزا صاحب کی نبوت کے مضمون کو لے بیٹھے ہیں ؛

طریق استدلال

نگران کا طریق استدلال از سر تا پا غلط ہے - اسے لازم تھا کہ پہلے کتاب و سنت سے ایک منہاج نبوت مقرر کرتا اور پھر اسپر حضور کے دعوے کو پرکھتا اور اپنی زبان قلم سے کوئی ایسا اعتراض نہ نکالتا جس کی زد دوسرے انبیاء پر بھی پڑ سکتی ہو - چنانچہ

پہلا اعتراض

مرزا صاحب کی نبوت کی تردید میں سب سے پہلے دلیل جسے زبردست دلیل کہنا چاہئے مضمون نگار کو یہ ملی ہے

کیونکہ دورانِ اعصاب کے بہانے سے زعفران کھاتے۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ تمھیں کب بحیثیت سول سرجن مدعو کیا گیا تھا اور تم نے جانچ پڑتال کر کے یہ تعین کر لیا تھا کہ مرزا صاحب کے اعصاب کمزور ہیں اور وہ صرف زعفران کھانے کے لئے بہانہ بناتے تھے۔ پھر اپنی کسی لال کھتونی سے یہ مسئلہ دکھانا چاہئے تھا کہ زعفران شریعت اسلامیہ میں حرام ہے۔ یا اس کا استعمال عیاشی میں داخل ہے، یا یہ طیبات میں داخل نہیں اور جو لوگ نبوت و ولایت کا دعویٰ کریں ان کے لئے یہ جائز نہیں رہتا۔ اگر یہ بات نہیں تو ان ہوائی باتوں سے تم لوگوں کا کیا مقصد ہے بولو؟ دریدہ دہن تو پہلے ہی ہو بیشک اپنی زبان کھولو

دوسرا اعتراض

جناب والا کا یہ ہے کہ عالیشان محلات میں آپ رہتے۔ بندہ خدا ایمان سے کہو کبھی قادیان میں آئے ہو یا وہیں ہوشیار پور سے مرزا صاحب کے محلات کے کنگرے تمہیں نظر آ رہے ہیں۔ اور کیا عالیشان محلات میں رہنا گناہ کبیرہ ہے۔ یا کم از کم ایک نبی کے لئے منع ہے۔ سو نبیوں میں ایک تھا جس کے لئے قرآن میں صرح ممرد من قواریر آیا ہے پھر مسلمان ہو کر محلات پر اعتراض کرتے ہو۔ شرم!

تیسرا اعتراض

یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں سر مجلس چائے نوش کی۔ یہ چائے کہاں نوش کی۔ سفر میں یا حضر میں۔ میں جانتا ہوں یہ امرتسر کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کیا وہ مرزا صاحب کا گھر تھا۔ کیا وہ سفر نہیں تھا۔ کیا مسافر کے لئے نعدة من ایام اخر کا صریح ارشاد نہیں۔ کیا محدثین کے نزدیک سات کوس سفر ہے یا نہیں؟ علانیہ اور بر سر مجلس کے لئے میں اسی خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی مثال پیش کرتا ہوں۔ دیکھو بخاری باب من افطر فی السفر لیراہ الناس خرج رسول اللہ صلعم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدہ لیراہ الناس فافطر۔ رسول اللہ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے عسفان میں پہنچے تو پانی منگوایا اور ہاتھ اونچا کر کے پھر پیا تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ وقت بھی بتا دوں (فی روایۃ لمسلم انہ شرب بعد العصر (صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرتؐ نے عصر کے بعد پانی پیا)

دیکھا رسول اللہ صلعم نے علانیہ بر سر مجلس رمضان میں پانی پیا۔ اب ذرا اپنا فقرہ تحریر کہاں نظر آتے ہیں۔ پڑھو اور شرم سے ڈوب مرو اساشرما جاؤ۔ کاش اس مقدس نبی کا یہ فرمان مندرجہ بخاری ہی کبھی تم نے سنا ہوتا لیس من البر الصوم فی السفر (سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں۔ بخاری صفحہ ۱۸۶)

چوتھا اعتراض

مرزا صاحب کے قریبی رشتہ دار مخالف تھے۔ میں کہتا ہوں مرزا صاحب کے آقا و مولیٰ و مطاع خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتنے قریبی رشتہ دار بھی مخالف تھے اور کئی مخالفت مرے۔ کیا ابوالحکم جو اسلام کی زبان میں ابوجہل کہلاتا ہے آپ کا چچا نہ تھا۔ کیا ابولہب آنحضرت صلعم کا چچا مسلمان تھا؟ کیا کوئی داماد بھی آپ کا مرتد تھا یا نہیں۔ پھر قریبی رشتہ داروں کا مخالف ہونا کیونکر نفی نبوت ہے؟ پھر کیا بیوی کا ایمان نہ لانا نبوت کے لئے قادح ہے۔ شاید تم حضرت نوح حضرت لوط علیہما السلام کی نبوت کے قائل نہیں۔ ان دونوں کی بیبیوں کے کافرہ ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے دے سکتا ہوں۔ لیکن اس اصل پر بھی مرزا صاحب کی نبوت مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہے۔ دیکھو تم نے خدیجہؓ کے مقابلہ میں نصرت جہاں بیگم کو رکھا ہے اسے نادان حق کے دشمن سن وہ مقدسہ مکرمہ معظمہ مسیح موعود پر ایمان لائی اس کے ایمان اس کے اخلاص کا ثبوت اس کی اولاد کی تربیت میں ظاہر ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ زیور دیگر جائداد اپنے حق میں منتقل کرائی۔ تم قرآن مجید کی تعلیم سے ناواقف معلوم ہوتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ بیوی اپنے مال کی مالک ہوتی ہے۔ پھر اس کا حق ہے وہ جس طرح چاہے خرچ کرے۔ ناحق شناس خاوند کتاب و سنت سے ناواقف خاوند۔ بیویوں کے مال میں بیجا تصرف کرتے ہیں۔ مگر یہاں تو یہ بات بھی نہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ ام المومنین نے اپنے مال و منال کا بہت سا حصہ دین کے لئے خرچ کر دیا

پانچواں اعتراض

مرزا سلطان احمد آپ پر ایمان نہیں لائے کیا بیہودہ اور لغو اعتراض ہے دشمن حقیقت حال سے بالکل ناواقف ہو۔ مرزا سلطان احمد صاحب تو اس مقدس انسان کی اولاد اور اس کے خلیفہ کا اتنا ادب کرتے ہیں کہ یہاں کے بہت سے لوگ اس کی چشم دید شہادت دے سکتے ہیں۔ ان کا نوجوان ایم۔ اے عزیز حضور مغفور کے دست حق پرست پر بیعت۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے جب اس کی شادی کی تو اپنی بہو کے لئے۔ جب تک وہ خلیفۃ المسیح کی بیعت نہ کر چکی اپنے گھر آنا پسند نہ کیا لیکن ان باتوں سے قطع نظر سوال تو یہ ہے کیا بیٹے کا مدعی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیا یا بنی ارکب معنا یاد نہیں رہا؟

مضمون نگار نے بڑے دعوے سے کہا۔ کوئی مرزائی قلم اٹھائے میں پتہ کی باتیں بتانے کو طیار ہوں۔ وہ پتہ کی باتیں کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہیں بہت جلد ظاہر کرو تا تماشہ ہماری قسمت میں شریک ہو کر چشم عالمیان کے لئے عبرت ہو اور ہمارے شیر جرنیل قاسم کا ایک نمبر آن بان سے نکل جائے۔ (اکمل)

اطلاع

جملہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ انجمن ضلع گوجرانوالہ نے بموجب قواعد کارروائی کرنی شروع کی ہے

ضلع کی دوسری انجمنیں اس کے ساتھ مل کر کارروائی کریں ایسا ہی چندہ بھی انجمن ضلع گوجرانوالہ کی وساطت سے آنا چاہئے اس طرح ہر سال کے آخر یہ پتہ لگ سکتا ہے کہ ضلع سے کس قدر روپیہ آیا۔ پس ضلع گوجرانوالہ کی کل انجمنیں انجمن ضلع کی وساطت سے بموجب قواعد کارروائی کریں (سکرٹری)

چند ضروری نوٹ

میں سب سے پہلے تو افسوس کرتی ہوں کہ بوجہ پریشانی طبیعت و ناسازی مزاج کے بدل میں مدت سے کچھ نہیں لکھ سکی اور بعض ضروری خطوط جو وقتاً فوقتاً مجھے اپنی معزز و عزیز بہنوں کی جانب سے ملتے رہے ان کی تعمیل بھی نہیں کر سکی اور سچ کہ دل میں تو بہت صدمہ رہا کہ اس خدمت سے محروم رہی مگر میری مختلف پریشانیاں اور خفیف سے ابتلا کچھ ایسے مجموعہ الم بن گئے کہ اب تک ان سے مخلصی نہیں پائی گو مومن صادق کو تو کوئی دنیاوی بات رنجیدہ یا مضمحل نہیں کر سکتی مگر تاہم انسان ضعیف البیان ہے اور پھر عورت ذات جس کی فطرت ہی کمزور و نازک پیدا کی گئی ہو کہاں بچ سکتی ہے اور پھر مجھے تو جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی حالت کا زیادہ غم ہے کہ دینی ترقیات اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم غریب نوازی سے ہوتی ہیں اس لئے میری عزیز بہنیں صدق دل سے میرے لئے دعا فرمادیں کہ مجھے حسنات دارین عطا ہوں۔

مصالح العرب۔

مولوی فاضل حاجی سیّد عبد المحی صاحب عرب

وفات المسیح علیہ السّلام۔

انّ الصّحابة رضی الله تعالیٰ عنهم کانوا یؤمنون بوفات المسیح علیه السلام۔ وکذا الّذین جاءوا بعدهم من عباد الله المتبصرین۔ فانظروا صحیح البخاری کیف فسّر فیه عبد الله ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما آیة انّی متوفیك ورافعك فقال انّی متوفّیك ممیتك واشار الامام البخاری الی صحة هذا القول بایراده آیة انّی متوفّیك فی غیر محلّه وهذه عادة البخاری عند الاجتهاد واظهار مذهبه کما لا یخفیٰ علی الماهرین۔ فانظروا وتفکّروا کیف اشار البخاری رحمه الله الی مذهبه بجمع الآیتین فی غیر المحلّ واراءة تظاهرهما لانّ آیة فلمّا توفّیتنی جواب الیٰ آیة انّی متوفّیك فاعتقد البخاری قدّس الله سرّه بانّ المسیح قد فات ولحق بالاموات لانّ درجة المسیح تحت درجة سیّدنا ونبیّنا محمّد صلی الله علیه وسلّم۔ فتدبّروا فانّ الله یحبّ المتدبّرین وذکر الله تعالیٰ موت المسیح بلفظ التوفّی کما ذکر موت سیّدنا ونبیّنا محمّد صلی الله علیه وسلم بذالك اللفظ اعنی بقوله نرینّك بعض الذی نعدهم او نتوفّینّك۔ فلا مجال للتأویل فی لفظ التوفّی الذی ورد فی حق المسیح علیه السلام حیاتً وبحق سیّدنا ونبیّنا محمّد صلی الله علیه وسلم موت فتلکم اذاً قسمة ضیزیٰ وخیانة فی دین الله واخطاط مرتبة سیّدنا خاتم النبیّین ؛

مسیح علیہ السّلام کی وفات

صحابہ اور دیگر ذی بصارت لوگ جو ان کے بعد دنیا میں تشریف لائے۔ سب کے سب مسیح علیہ السلام کی وفات پر ایمان رکھتے تھے۔ بخاری میں آیت انی متوفیک و رافعک کے نیچے عبد اللہ بن عباس یوں رقمطراز ہیں۔ متوفیک یعنے ممیتک۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کا آیت مذکورہ کو دوسرے مقام پر لانا گویا اس قول کی صحّت پر اشارہ فرمانا ہے۔ اور صاحبین حدیث پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔ کہ امام بخاری بوقت اجتہاد اور اظہار مذہب ایسا کیا کرتے ہیں۔ دیکھو اور خوب سوچ سے کام لو۔ کہ کیسے امام موصوف نے ہر دو آیت کو اپنے موضوع کے علاوہ مقام میں جمع کرنے سے اپنے مذہب کی طرف اشارہ کیا۔ اور بتایا کہ آیت فلمّا توفیتنی۔ انی متوفیک تک آیات کا جواب ہے۔ پس حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ۔ اس دلیل کی بناء سے کہ مسیح کا درجہ ہمارے آقائے نامدار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ سے کمتر ہے۔ اقرار فرماتے ہیں کہ مسیح مرگیا۔ اور مُردگان میں جا ملا۔ تم بھی اے ارباب دانش غور کرو۔ کیونکہ باریتعالےٰ سوچ کرنے والوں سے پیار رکھتے ہیں۔ دیکھو جس طرح التوفی کا لفظ مسیح کی موت پر خدا کی کتاب قرآن مجید میں برتا گیا۔ ویسے ہی آیت :- نرینك بعض الذی نعدهم او نتوفینك میں وہی توفی کا لفظ لایا گیا۔ اب تو ناممکن ہے کہ اس توفی کے لفظ کو جو مسیح کے بارہ میں آیا۔ بگاڑا جائے۔ اور حیات مسیح ثابت کیجاوے۔ کہ مسیح زندہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم مُردہ۔ معاذ اللہ۔ یہ تقسیم تو راہِ انصاف سے دُور۔ اور دینِ خدا کی خیانت۔ اور خاتم النبیّین کے مرتبہ کو پست کرنا ہے ؛

نصائح من کلام المسیح الموعود المحمّدی۔

ارفق فانّ الرّفق رأس الخیرات۔ ولا ترد مورد مأثمه وتقف موقف مندمة واتّق الله حق تقاته فلا توذی الصالحین۔

محمّدی مسیح علیہ السلام کی کلام سے چند نصیحتوں کا اقتباس

نرمی برتو۔ کیونکہ تمام نیکیوں کی جڑ وہی ہے۔ اور بدی کے گھاٹ پر مت ٹھیرو۔ ویسے ہی جہاں پر ندامت کا ڈر ہو یا کھٹکا ہو۔ خدا سے پورے طور پر ڈرو اور صالحین کو ہرگز دکھ نہ دو

وما كان الاذى خلق الكرام * ولٰكن هٰذنا ادبت رياح

دان الحليم قول حسنا * وتشفي حسدره الكلم الفصاح

فياجئ تفكّر في كلامي * فانّ الفكر للتقوى وشاح

ولى وجدا لذوى فوق وجد * وما وجد الثواكل والنّياح

ومثلو حين يبكى فى دعاء * فيمن نخوه فضل متاح

لا تحسب اخاك المؤمن بالله ورسوله وكتابه مرتدًا او من الكافرين

ان الذين اخلصوا قلوبهم لله واسلموا وجوههم لله وشربوا كاسًا

من حبّ الله فلا يضيعهم الله ربّهم ولا يتركهم مولاهم ولو

عاداهم كل ورق الاشجار وكلّ قطر البحار وكلّ ذرة الاحجار

وكل من فى العالمين *

فوائد من كلام خليفة المسيح ع

سوء الظنّ يمنع كلّ خير۔ غلط من قال كلام الله تعالىٰ بلا صوت ولا حرف۔ بل كلام الله تعالىٰ بصوت وحرف۔ فاتخذ الله تعالىٰ وليًا فى جميع حالاتك يرزقك الله خير الدّنيا والاٰخرة۔ قولهم اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال المعنى تعجّب اى لا يبطل الاستدلال بالاحتمال۔ انّ الله اذا اراد شيئًا يفعل لانّه قادر على كل شئ۔ انّى ما رأيت السّارق صاحب مال وثروة ولا رأيت الزّاني وغيره من اهل الاعمال الخبيثة فى عيش هنيئ او صحّة بدن ابدًا۔ الفرق بين الادراك والرّؤية بيّنٌ الا ترى انّ الانسان يرى شيئًا من بعيد ولا يدركه اى يحيط به۔ العبادة هى الطّاعة ولها شرطان احدهما المحبّة والثانى الخضوع فهذه العبادة المطلوبة اى المقبولة لانها متساوية بمحبّة الله وتعظيمه۔ وانّ الانسان اذا احبّ الله من كلّ قلبه فلا يؤثر على تعظيم الله امًّا ولا ابًا ولا حاكمًا ولا مالًا ولا اولادًا۔ لانّ من اٰثر على الله شيئًا جعل ذلك الشئ ندًّا لله تعالىٰ اى مثلًا وشريكًا۔ فطوبى لمن احبّ الله وخضع له لانّ نتيجة محبّة الله التوفيق للاعمال الصالحة المرضيّة عند الله تعالىٰ۔ فلا بدّ للمؤمن ان يكون مع النّاس حرًّا خالصًا وسيدًا كريمًا ومع الله عبدًا خاضعًا عاملًا باحكامه ومطيعًا۔ ومن يطع الله ورسوله فقد فاز *

اچھے اور بھلے آدمیوں کا خلق یہی ہے کہ وہ دُکھ نہ دیویں۔ مگر زمانہ میں ایسی ہوا چل رہی ہے۔ شریف مزاج انسان اچھے لوگوں کی بات سمجھتا ہے۔ اور پسندیدہ کلام اس کے سینے کو شفا بخش دوا ہے۔ میرے دوست میری کلام میں فکر کر۔ کیونکہ فکر تقوےٰ کا موتیوں سے جڑا ہوا ہار ہے۔ اپنی قوم کے لئے میری وہ سوزش ہے۔ جو کسی دل جلی زن گم کرنے والیوں۔ اور مُردوں پر نوحہ کرنے والیوں سے زیادہ ہے۔ میرے جیسا جب اپنی دُعا میں روتا ہے تو فوراً خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ فضل دوڑ کر بشارت لاتا ہے۔ تم اپنے بھائیوں کو جو اسلام اور آنحضرتؐ اور کتاب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں مُرتد یا کافر نہ سمجھو کیونکہ جو لوگ اپنے دلوں کو اخلاص کے پانی سے سیراب اور جنھوں نے اپنی عزت اور ناموس کو خدا کے سپرد کر کے محبت الٰہی کا لبریز پیالہ پی لیا کبھی نہیں ہو سکتا کہ خداوند تربیت کنندہ ان کو ضائع یا چھوڑدے اور درگاہ ایزدی سے رسوا کیا جاوے۔ اگرچہ جہان کے سب انسان بلکہ تمام درختوں کے پتے اور سمندروں کے قطراتِ آب اور پتھروں کے چکدار سنگریزے دشمنی سے پیش آویں

خلیفۃ المسیح کی کلام کے فائدے

بدظنی بھلائی کے دروازوں کو بند کر دیتی ہے جو شخص کتاب اللہ (قرآن مجید) کو صوت (آواز) اور حروف کے لباس سے برہنہ خیال کرتا ہے۔ غلطی پر ہے بلکہ کتاب اللہ صوت (آواز) اور حروف کے لباس سے مزین ہے خدا تعالیٰ کو اپنے جملہ حالات میں کارساز سمجھو وہ خدا دنیا اور آخرت میں اچھا انعام دینے والا ہے۔ اہل علم کا یہ مقولہ کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تعجب کے مقام پر بولا جاتا ہے جس کا یہ معنی ہونگے کہ کیا احتمال سے استدلال باطل ہو جاتا ہے یعنی ہرگز نہیں دیکھو جب اللہ سبحانہ کسی چیز کے کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے کر ہی ڈالتے ہیں کیونکہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ میں نے چوروں کو کبھی دولتمند اور زنا کار لوگوں کو جو اپنی پاک زندگی بدکاری کے کاموں میں برباد کر ڈالتے ہیں خوش نہیں پاتا اور بدنی تندرستی سے بھی آخر ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں دیکھنے اور تصور میں بین روشن فرق ہے۔ آدمی چیز کو دُور سے دیکھ تو لیتا ہے مگر ادراک اور احاطہ نہیں کر سکتا۔ عبادت فرمانبرداری کو کہتے ہیں مگر یہ دو شرطوں سے وابستہ ہے۔ پہلی شرط محبت دوم فروتنی۔ پس جو عبادت الٰہی تعظیم اور محبت سے ہوگی وہ ضرور ہی درگاہ عالی میں مقبول ہے جو شخص اپنے سارے دل سے خدا کے ساتھ محبت اور پیار رکھتے ہیں وہ کبھی تعظیم الٰہی پر ماں باپ اولاد دولت اور حکومت کو ترجیح نہیں دیتے۔ محبت ایزدی پر اوروں کو ترجیح دینے والے گویا خدا کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔ کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا سے پیار اور اس کے حضور میں فروتنی رکھتے ہیں۔ کیونکہ محبت الٰہی کا حاصل اعمال حسنہ اور پسندیدہ افعال کی توفیق ہے۔ ایماندار کو ضروری ہے کہ لوگوں سے شرافت۔ نیت کی صفائی۔ سخاوت۔ مروّت۔ ایثار وغیرہ ملحوظ رکھ کر میل ملاپ سے کام لے اور خدا کے حضور فروتنی عجز اور احکام خداوندی پر عملدرآمد اور فرمانبرداری کرے۔ خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانبردار کامیاب ہیں کیونکہ وہی لوگ بندوں اور خدا کے حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں *

بقيّة فوائد التاريخ

وتقصّ قصص المصابين على القلب المكتئب وتشدّد الهمم للاقتحام فى الامور العظام وتشجع القلوب المزاودة بنموذج الفتيان الكرام فانّ نموذج الفتيان والشجعان يقوّى القلب و يزيد جرءة الجنان ـ

ومن لا يعى التاريخ فليس بانسان ولله درّ من قال ـ

ليس بانسان ولا عاقلٍ ✽ من لا يعى التاريخ فى صدره
ومن وعى اخبار من قبله ✽ اضاف عمراً الى عمره

تاريخ الاسلام

التّاريخ او التاريخ بتسهيل الهمزة مصدرٌ معناه اللّغوى التوقيت ومعناه الاصطلاحى علمٌ يعرف به احوال الامم والشعوب الغابرة والحاضرة وهو مفيد لكلّ طبقات البشر ـ وهو يؤخذ من الآثار والرّسوم وهى ثلاث احدها الآثار المضبوطة اعنى كلّ ما حفظ من الاوراق والسّجلّات وسائر المخطوطات ككتب الاديان والتّقاويم ودفاتر الدّواوين ـ وحجج المحاكم واعلاماتها وكتب الادب والقوانين والمعاهدات ونحوها ـ ثانيها ـ الآثار المنقولة اعنى كلّ ما روى وتنوقل عن الآباء الى الابناء من حكاية ومثل وشعر ونحوها وهذه وان لم تخل من المبالغات فى بعض الاحيان فهى على كلّ حال لا تخلو لدى المحقّق من فائدة ـ ثالثها الآثار القديمة اعنى آثار المدن والقلاع وسائر الابنية والهياكل والاحجار المنقوشة والمسكوكات والاسلحة والثّياب والادوات البيتيّة ونحوها

النّصائح والحكم المأثورة ـ

احترسوا من النّاس بسوء الظّن ـ المستشير معان والمستشار مؤتمن ان الحكمة تزيد الشريف شرفاً ـ اتّقوا من تبغضه قلوبكم لوكان الصبر بعيراً ما باليت ايّهما ركبت ـ ووجّهوا آمالكم الى من تحبّه قلوبكم ✽

بقیّہ تاریخ کے فائدے

اور مصیبت زدونکو مصیبت زدوں کے حالات سُنانا ۔ اور ہمتوں کو بڑے بڑے امور میں بڑھنے کے لئے مضبوط کرتا ہے اور بہادر و حزین دونیں پہلے بزرگ جوانوں کیطرح دلیری پیدا کرتا ہے ۔ کیونکہ بہادروں اور جوانوں کے نمونے دلوں کو قوت دیتے ۔ اور جان میں جرأت بڑھاتے ہیں ۔

جو شخص تاریخ کا علم نہیں رکھتا وہ انسان ہی نہیں اور خدا جانتا ہے جس نے یہ کہا ہے سچ کہا ہے وہ انسان اور عاقل نہیں ہے جس نے تاریخ کو اپنے سینے میں جگہ نہیں دی ۔ اور جس نے تاریخ کو محفوظ رکھا ۔ اُس نے اپنی عمر دو چند کر لی ✽

اسلامی تاریخ کا بیان

تاریخ کے لغوی معنیٰ وقت کی مقرری کے ہیں ۔ اصطلاح میں گذشتہ اور موجودہ لوگوں کے واقعات دریافت کرنے کا نام ہے ۔ اور یہ علم ہر ایک طبقے کے آدمیونکو مفید ہے یہ علم رسموں اور دیگر واقعات کا مجموعہ ہوتا ہے ۔ اور یہ رسُوم تین طرح پر ہیں (۱) یہ واقعات مذہبی کتابوں اور جنم پتریوں اور بڑے بڑے اشعار کی کتابوں اور محکمہ جات کی دلیلوں اور نشانوں ۔ زباندانی کی کتابوں اور قوانین اور معاہدات کے بیانوں سے معلوم ہو سکتا ہے (۲) یہ بزرگ علم کا سلسلہ روایتاً یُوں ہوتا کہ بزرگ لوگ اپنے بیٹوں کو حکایات عجیبہ اور ضرب الامثال اور اشعار وغیرہ نقلاً بعد نقلٍ بتاتے چلے آئے ہیں ۔ اگرچہ اس علم میں بے سر و پا مبالغات بھی ہوتے مگر تحقیق پسند طبائع کے نزدیک یہ علم فائدوں سے بھی خالی نہیں (۳) واقعات کا پتہ شہروں کے منہدم نشانات ۔ اُجڑی ہوئی بستیوں ہر قسم کی عمارتوں پیکلوں کھدے ہوئے پتھروں ۔ قدیم ہتھیاروں ۔ خانگی لباسوں وغیرہ کو دیکھ کر تالیف کیا جاتا ہے ✽

نصیحتیں اور احکام ماثورہ

لوگوں سے بدظنی سے بچے رہو ۔ مشورہ لینا گویا امانت لینا ہے اور مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے حکمت سے شریف کی شرافت میں ترقی ہوتی ہے بغض سے پرہیز کرو ۔ اگر صبر دو اونٹوں کا بوجھ بھی ہو تو میں پرواہ نہیں کرتا کہ کس پر سواری کروں جس سے تمہارے دلوں میں محبت اس کے پیش اپنی ضروریات کرو ✽

الصبر مطیة لا تکبو وسیف لا ینبو - انقص الناس عقلا من ظلم من هو دونه واولی الناس بالعفو اقدرهم علی العقوبة لیس العاقل من یعرف خیر الخیرین لکنّه من یعرف شرّ الشرین العلم نعم السمیر والعقل بشیر بالخیر بشیر - اجتهد فی طلب العلوم تنفرد بما یرفعك الی النجوم - المجد یبذل اللهی - والفضل بالادب والنهی ؛

صبر ایک سواری یا تلوار ہے جوکہ نہ تو درماندہ اور نہ اچٹتی ہے - لوگوں میں زیادہ احمق وہ جو اپنے ادنی پر ظلم کرے - بزرگ اور دانشمند وہ ہیں - جو باوجود قدرت انتقام معاف کرتے ہیں - عقلمند وہ ہیں جوکہ بدوں کی شرارت سمجھے نہ کہ اچھوں کی بھلائی کو - علم رات کا عمدہ افسانہ گو ہے - اور عقل بشارت کی عمدہ ترین سفیر ہے - علم کی تلاش میں لگے رہو - کیونکہ اسی سے مرتبہ کی بلندی از ثری تا ثریا پہنچتی ہے - بزرگی انعام اور بخشش سے ملتی ہے اور آداب از عقل تکمیل پاتی ہے

مبدأ الخلیقة

اختلف المؤرخون ولا یزالون مختلفین علی مبداء الخلیقة فمن قائل انّ البشر وجدوا قبل الهجرة المحمدیّة باربعة الاف سنة ومن قائل بستة الاف سنة ومن قائل بملایین من السنین والوصول الی الحقیقة متعذّر ؛

پیدائش عالم کا شروع

اکثر مورخین عالم کی پیدائش میں مختلف ہیں - اور آئے دن یہ اختلاف ہمیشہ سر برگور رہا ہے - بعض کا یہ خیال کہ انسان ہجرت محمدیہ کے پہلے چار ہزار سال عدم سے وجود میں آیا اور بعض کا خیال چھ ہزار برس - بعض کا خیال لکھو کہا - غرض جتنے منہ اتنی باتیں اصل یہ کہ عالم کی پیدائش پر آگاہ ہونا سخت مشکل ہے -

الارض والعالم

یقول علماء طبقات الارض انّ الارض کانت جسماً ناریاً وانّها لم تبرد الّا بعد سنین عدیدة (مجهولة) ثم بعد ان بردت تحجّرت وصار لها قشرة ثم بعد سنین عدیدة (مجهولة) ایضاً اصبحت صالحة للنبات والانبات ثم اصبحت صالحة لحیات الحیوان ثم لحیات الانسان ؛

زمین اور جہان

جیالوجی کے ماہر یہ کہتے ہیں کہ زمین ایک ناری جسم تھا - جو کئی سال تک سرد نہ ہوا پھر چند برسوں کے بعد وہ زمین سخت ہوگئی اور اس کے پوست کی اس کی ہجنس سے جھلی پیدا ہوگئی - اور ازاں بعد چند سالوں کے پیچھے وہ اگنے اگانے کے قابل بن گئی - اور حیوانات اور انسانی نوع کی حیات کے واسطے ازبس درست ہوگئی ؛

الانسان

یقول هؤلاء العلماء ایضاً انّ الانسان فی اوّل امره کان وحشیاً ثم مرّت علیه سنون عدیدة الی ان شرع یعمل الامور الضروریة له کالمسکن والملبس والماکل ثم ظلّ یتدرّج بالحضارة الی ان وصل الی ما هو علیه فی هذا العصر ؛

انسان

وہی عالم جیالوجی فن کے آدمی کی بہ نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت انسان پہلو ایک وحشی انسان تھا - پھر چند غیر معلوم برسوں کے بعد اپنی ضروریات - مکان - لباس خوراک وغیرہ ضروریات کے بہم پہنچانے میں مصروف ہوگیا پھر جنگل چھوڑ شہروں میں آبسا اب اس زمانہ میں یہی حضرت انسان اپنے تئیں مہذب - متمدن وغیرہ ناموں سے فخر کرتا ہوا - اور رنگیں پھیلاتا ہوا بس نہیں کرتا ؛

معینة التاریخ

العلوم التی تعین علی التاریخ وتحلو حقائقه کثیرة اهمها الجغرافیا وعلم التقویم وعلم طبقات الارض ؛

التاریخ

جو علوم تاریخ کے مددگار اور تاریخ کے حقایق کو کھولتے انہیں سے مقصود بالذات جغرافیہ کا علم ہے - اور علم حساب اور زمین کے طبقات کا (جیالوجی)

(۲) بڑی خوشی - بڑی مسرت بہت ہی راحت کی بات ہے کہ یہ سال ہمارے (یعنی فرقہ اناث) کے لئے خاص برکات کا موجب ہوا کیونکہ ایک تو جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے ہمارے لئے ایک رسالہ بنام احمدی خاتون نکالا اور اب تک وہ بڑھ چڑھ کر یہ چہ نکل رہا ہے - گو اشاعت بروقت نہیں - مگر یہ قصور ہمارا ہے - ہمیں چاہیئے کہ اسے مالی مدد دیں - شیخ صاحب نے تو یہاں تک کوشش کی کہ چھوٹی بچیوں کے ٹوٹے پھوٹے لفظ حوصلہ افزائی کے لئے چھاپ دیئے اور دوم ہمارے صاحبزادہ والا نسب نے اخبار الفضل نکالا تو خواہ ایک صفحہ ہی سہی مگر بقول پنجابی مثل (روڑ دی بیڑی دیاں بیر ٹبراں) ہی سہی تو بھی "تادیب النسا" کے نام سے مضامین مستورات کی بھلائی کے لئے لکھنے شروع کئے جزاک اللہ فی الدارین - اس میں اس دفعہ ہمارے خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا مضمون ہے - اب وقت آ گیا ہے کہ ہم غریبوں کے بھی شاید دن پھریں - کیا اچھا ہوتا کہ حضرت برادر مفتی صاحب بھی "بدر خواتین" کا کالم بند نہ کرتے اور آپ خود ہی کوئی نہ کوئی چھوٹا بڑا مضمون برابر درج کرتے رہتے یا لکھتے رہتے کیا فرض تھا کہ سکینہ ہی مضمون لکھا کرے یا کوئی اور خاتون ہی مجھے برادر معظم معاف فرما دیں - آپ پر برادرانہ شکایت کی ہے ورنہ آپ بھی معذور ہیں - ہماری بہنیں تعلیم یافتہ تو بہت ہیں اور اسلامی تربیت بھی خاص کر قادیان شریف میں تو کافی سے بڑھ کر ہے - مگر افسوس ہے کہ ان کو علمی مذاق کم ہے - ورنہ بدر خواتین کا کالم کیوں بند ہوتا (احمدی خاتون کے نکل آنے پر میں نے مناسب نہ جانا کہ بدر میں یہ کالم رہے - ایڈیٹر)

(۳) میری پیاری بہن ملکہ صاحبہ - اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحبہ معاف فرماویں اگر ان کی خدمت اقدس میں کچھ شکایات میں کروں - سنو بہن پیاری سچ کہ بخدا مجھے کیا بلکہ بہت سی بہنوں کو آپ پر بڑی بڑی اُمیدیں تھیں کہ آپ ایسی فاضلہ اور فصیحہ اور پُر جوش بہن تقریر سے تحریر سے ہم مستورات میں ایک روح پھونک دینگی اور بخدا میں نے تو آپکو قرۃ العین ثانی سمجھا ہوا تھا مگر میرا خیال غلط نکلا آپ نے تقریر تو خیر کہیں رہی اپنی تصنیفوں میں آپ ایسی محو ہوئیں کہ کبھی سال بھر میں ایک مضمون بھی حمایت سلسلہ میں نہیں لکھا - اگر یہ بہانہ کرو کہ بال بچہ کا بکھیڑا ہے تو بہن کیا اپنی بال وبچہ کی اسقدر محویت ہوئی کہ پیسہ کا کارڈ بھیج اپنی قدیمی محبہ سکینہ کو نہیں لکھنا تھا - حالانکہ رسالہ "احمدی خاتون" میں انجمن مستورات بنانے کا مضمون دھر گھسیٹا - آپ تو ایسی مفقود ہیں کہ مجھے پتہ بھی نہیں کہاں ہو - پھر انجمن کون قائم کرے خیر اسکا جواب احمدی خاتون کے ذریعہ لکھو گی انشاء اللہ - یہاں تو یہ شکایت کہ آپ کا قلم ٹوٹ گیا یا دل میں وہ نہیں رہا - ذرا بتلایئے تو کسی یا ازدواج ثانی والے مضمون سے ایسی خفگی اور عتاب آ خواس کا تردید میں ہی کچھ لکھنا تھا - (اکثر عملیں رہتی ہیں انکے لئے دعا کریں ایڈیٹر)

(۴) مدت سے میرے جی میں خیال ہے بلکہ دل دردمند ہے اور سخت رنج پہنچتا ہے کہ لاہور جو ہمارے قادیان معظم کے گویا دوسرے درجہ پر قدر رکھتا ہے اور جو مرکز علم و تہذیب میں دن بدن ترقی پر ہے وہاں کی کسی بہن کو قابل ناصح میں نے نہیں دیکھا نہ سُنا اور مجھے بیحد تعجب ہوتا ہے کہ جہانتک میں نے تحقیقات کی یہی سنا کہ لاہوری احمدی خواتین میں پر جوش بہن کوئی نہیں اور ہماری بچیاں بھی مشن سکولوں کی محتاج ہیں - لگلے دن مجھے سخت رنج پہنچا ایک ناواقف کم علم بہن دورے آئی تھی افسوس کے ساتھ مجھ کو کہنے لگی کہ میں رات ایک بڑے شہر میں تھی باہر تو ہم سُنتے ہیں کہ اس شہر میں بڑے جوش وخروش والے احمدی جماعت ہے اور بہت بھاری ہے مگر میں نے دیکھا کوئی بی بی احمدی پُر جوش نہیں بلکہ اکثر نمازوں میں سُست ہیں اور دینی تعلیم سے بے خبر بلکہ صبح سات بجے دو بچیاں جو فخر نسواں ہونی چاہئیں اُٹھیں اور اُٹھتے ہی کنگھی چوٹی کی - کپڑے بدل گاڑی آئی تو وہ سوار ہو سکول چلی گئیں نہ نماز پڑھی نہ قرآن شریف پڑھا - سچ کہ مجھے تو اس کہنے والی کے بدن میں رعشہ ڈال دیا - مگر یہ قصور کس کا ہے کیا مردوں کا نہیں جنہوں نے گھر میں احمدیت کی یا اسلام کی تحریک نہیں کی آجکل اس بڑے شہر میں انگریزی سکولوں کی زہریلی ہوا سرعت سے چل رہی ہے کاش کہ اگر ساتھ دینی عربی تعلیم ہوتی تو چنداں انگریزی تعلیم ضرر نہ پہنچاتی مگر اب تو بقول شاعر ؎

ان سے بی بی نے فقط اسکول ہی کی بات کی
یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے روٹی رات کی

مگر کیا ایسی حالت میں ہمارے برادران ملت غفلت ہی میں رہکر اپنے گھروں کی خبر نہ لینگے اور کیا اپنی بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول زنانہ جس میں دینداری تعلیم اور اسلامیہ مسائل کی تعلیم ہو نہ کھولینگے - نہیں بلکہ فقط بچیوں ہی کے لئے نہیں اپنی مستورات میں جب تک اسلامیہ تعلیم نہ پھیلائینگے ان کے رنت نئے اور پر جوش ٹریکٹ کام نہ آ دینگے بلکہ نسل میں بھی ماؤں کی جہالت اور دین سے بے خبری اثر کریگی جس کا عتاب گھر کے بادشاہ یعنی مردوں پر ہوگا - اور خدا تعالیٰ کے سامنے وہ جوابدہ ہونگے - مجھے خوب یاد ہے کہ اس شہر کے ایک معزز مصلح قوم کی ۱۲ یا ۱۳ سالہ بچی آئی اور یہاں جمعہ کی نماز میں بھی لڑکیاں جاتی ہیں اسے ساتھ لیگئیں افسوس کہ جماعت میں کھڑا ہونا اسے نہیں آتا تھا - پھر ہاتھ باندھنے کی عقل نہ تھی مگر سجدہ دیا - تو معذرت کی خیر - انا للہ - کیا گھر میں بھی کسیکو نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر مجھے تو رہ رہ کر اس کے باپ پر تعجب آتا - ماں بچاری تو خیر ناواقفی کے باعث معذور ہوگی - اسی طرح ایک دفعہ میں نے اس شہر میں رات گذاری وہاں مشاہدہ کیا کہ ایک دو احمدی بیبیاں آئیں - پوچھا کہ بھئی تم لوگ احمدی ہو تو کہا اجی احمدی کیا ہوتے ہیں - ارے بہن - تمہارے میاں تو بڑے مخلص ہیں - قادیان اکثر جاتے ہیں تو کہا جی خدا جانے ہمیں کیا خبر کہ احمدی کیا کہتے ہیں - بلکہ ہم نے تو سنا ہے کہ قادیانی عورتیں بڑی آزاد ہیں اور بہت شاندار لباس وغیرہ پہنتی ہیں اور وہ ہم سے زیادہ سُکھی ہیں اور مرد ان کے زن مرید ہیں - سنکے انا للہ پڑھ دیا - کہ حالت نازک ہے مولا کوئی ایسی تحریک ان کے دل میں ڈال کہ مردوں کو احساس پیدا ہو کہ عورتوں میں احمدیت کی تعلیم دیں اور اسلام سے ان کو خبر ہو - مجھپر کوئی ناراض نہو خدا قسم میں نے بہت ضبط کیا کہ کسی اور طریقے سے ہی نیکی سجھا دی جاوے مگر کوئی ایسا طریقہ نظر نہ آیا مجبوراً صاف صاف لکھدیا خدا کرے میرے ان چند لفظوں میں اثر ہو اور حالت مستورات سدھر جاوے - ہاں خوب یاد آیا اب جبکہ پیام صلح اخبار نکلتا ہے تو چاہیئے کہ اس میں مستورات کے لئے ضرور حصہ رکھا جاوے جس کے ذریعہ ان میں نیکی پھیلائی جاوے اور اگر زنانہ سکول اگر ہمارے برادران ملت چاہیں تو علیحدہ کھول سکتے ہیں آگے ماننا نہ ماننا ان کے اختیار ہے ہمارا کام تو کہدینا تھا ؂

(۵) ہماری بہنوں کو جو زیور علم وفضل سے آراستہ ہیں اور بفضل اللہ بہت سی بہنیں مجھ ناچیز سے بڑھ کر لائق فائق ہیں ان کو کمر ہمت باندھنی چاہیئے اور اپنی بہنوں کی حالت سدھارنے کیجانب کوشش کرنی چاہیئے دوسرے اخباروں کو چھوڑ کر اپنے اخبار میں مضامین لکھیں - مجھے اپنی معزز بہن مسز محمد علی صاحب ایم - اے پر بھی شکوہ ہے کہ وہ کوہ مری گئیں - سفرنامہ لاہور کے شرفا زنانی

میں تھا۔ مگر اپنی بہنوں کو نظرانداز کر دیا۔ حالانکہ اول خویش بعدہ درویش پر عمل چاہیئے تھا۔ بنت منشی غلام محمد پھلوری ہیں۔ پردہ نشین عصمت میں وہ مضمون لکھتی ہیں۔ اپنے اخبارات میں کبھی نہیں لکھا وغیرہم؟ بہن لکہ تو مجھ پر ازدواج ثانی والے مضمون سے ایسی خفا ہوئیں کہ ملامت بھی بہت کی کہ تم نے کند چھری سے اپنا ہی گلا کاٹا گو بات ٹھیک تھی مگر عورت کے ہاتھ سے نہیں لکھا جانا چاہیئے تھا۔ اللہ اکبر ایسی نفس پروری پر خط و کتابت ہی بند کر دی۔

میں نے یہ چند پریشان فقرے لکھے ہیں اشارۃً ورنہ ان میں سے ہر ایک ایسا تھا کہ اس پر کئی کئی صفحہ کا مضمون لکھنے کی گنجائش تھی۔ مگر المعذور مجبور ہے ﴾ زندگی رہی تو پھر سہی

والسلام عاجزہ سکینۃ النسا از قادیان

اخبار عالم

ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ کی خبر ٹرکی کے بڑے شہروں میں کمال مسرت و خوشی سے سُنی گئی ﴾

شمال ایڈریانوپل میں سرحد سے گذر کر جمبولی کی طرف کوچ کر رہے ہیں۔ سفراکی کانفرنس امروزہ میں اس خبر سے سراسیگی پھیل گئی کہ ترک فلیپو پولس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ شاہ فرڈیننڈ نے دول سے مداخلت کی التجا کی ﴾

جرمن اخبار ٹرکی پر دباؤ ڈالنے کی مشکل کو تسلیم کر کے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ سرحدی تصفیہ ترکی کی تائید میں کیا جائے ﴾

یارک کے متصل بنگھاسپٹن کے ایک کارخانہ میں آگ لگنے سے عمارت ۲ منٹ میں جلگئی ۱۲۵ لڑکیاں جو کارخانہ میں تھیں کھڑکیوں سے کودنے سے ۵۰ ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئیں۔ آتشزدگی کی یہ وجہ ہے کہ ایک سلگا ہوا سگرٹ کوڑے کرکٹ میں پھینک دیا گیا تھا ۵۰ سے ۶۰ تک لڑکیاں ہلاک اور ایک درجن بہت بُری طور سے زخمی ہوئیں کئی لڑکیوں کا پتہ نہیں ملتا ﴾

شاہ فرڈیننڈ نے یورپ سے اپیل کی ہے کہ وہ ٹرکی کو خود بلگیریا کے اصلی علاقہ پر حملہ کرنے سے روکے۔ ترکوں پر دیہات کے جلانے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ دول کے سفرا کو کل شاہ فرڈیننڈ نے اپنے محل میں طلب کر کے ترکی سپاہ کے ٹرلونواکس اور جمبولی کی سمت سے

بلغاریہ پر حملہ آور ہونے۔ اس لتدی اور دیہات کو جلانے اور باشندوں کو ہلاک کرنے کے خلاف شکایت و اعتراض کیا۔ اور کہا کہ میں ہرگز یقین نہیں کر سکتا کہ جن طاقتوں نے سفارتی کارروائی یعنی معاہدہ لنڈن پر دستخط ثبت کئے ہیں جو کہ اب پاؤں تلے روندا جا رہا ہے اس توہین کا اسپر کچھ اثر نہ ہوگا۔ میں بلغاری قوم کی اس مصیبت میں یورپ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کے مصائب کا خاتمہ کرے جو اپنے پُرانے ظالموں کی معاودت کے سامنے مفرور ہو رہے ہیں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹرکی کی پیشقدمی یونان و سرویہ کے لئے کچھ نہ کچھ موجب خوف ہے۔ کانفرنس سفرا سے ظاہر ہوتا ہے کہ دول سوائے اس کے کسی سخت کارروائی پر متفق نہیں ہوئیں کہ ٹرکی سے سخت اظہار ناراضی کیا جائے۔ صرف روس مداخلت پر مائل ہے ﴾

لنڈن میں توقع کیجاتی ہے کہ بلغاریہ پر ترکی یورش ریاستہائے بلقان کو اپنے اختلافات کو جلد دور کرنے پر آمادہ کرے گی۔ ورنہ طاقتیں بعض ترکی مطالبات کے قبول کرنے میں پس و پیش کرینگی

گورنمنٹ رومانیہ نے اس بات کی ضرورت ظاہر کی ہے کہ بلغاریہ کو ترکی حملے کے روکنے کے قابل بنایا جاوے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسے لاہور۔ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سُستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنے مل سکتی ہے ﴾

رفاہ عوام و خواص $\frac{1}{12}$

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ انسان انکے بغیر زندگی کے سارے لطیف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب ہو جاتا ہے اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر خارش ڈھلکہ اور ککرے وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتیٰ کہ اکثر نور چشم سے محروم ہو کر اندھے

ہو جاتے ہیں۔ ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بڑی محنت سے طیار کیا ہے اور اعلیٰ جز واس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ بڑا مددگار ہے۔ ہم نے اس سرمہ کی قیمت بہ لحاظ لاگت بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھا دیں قیمت ایکتولہ ۱۲؍ معہ محصولڈاک ۲؍ یہ سرمہ بھی حضرت صاحب کا سالہا سال سے تجربہ شدہ ہے ٹپڑوال ککرے خارش۔ پہلی ڈھلکہ کے واسطے ازحد مفید ہے قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم غلام محی الدین۔ قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی۔ پرچارک برادھمو دھرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طرح کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو تحقیر ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں غنیمت مجھا لہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵؍ ہے ملنے کا پتہ منیجر برہمو پرچارک فنڈ پنجاب۔ برادھمو سماج لاہور

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم ساہی گوتم کشمیری۔ باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۳۷ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں تنخواہ ۴۰ روپے ماہوار مذہب احمدی آبائی پیشہ نجاری و حدادی جسکی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے۔ مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ ست گرہ ہونی چاہیئے

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ۲۰؍ کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں۔ ہر دو خواندہ ۔ لائق ۔ خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں ﴾

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔